یادگارِ خلیل و ذبیح (علیہما السلام)
مسائلِ قربانی
مؤلف
ابوالمنیر سید محمد ریاض احمد شاہ
نوری قادری
امام و مدرس دارالعلوم
جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو
لاہور
ناشر مدینہ پبلی کیشنز لاہور
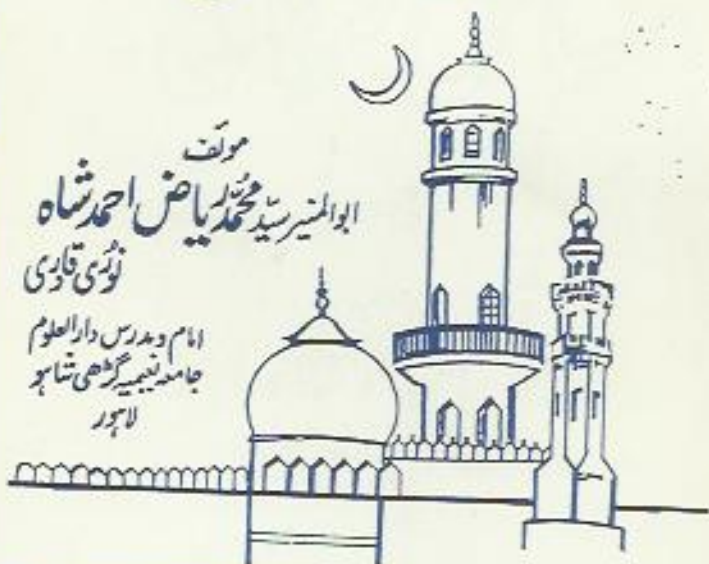
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

فقیر اس کتاب کا ثواب

بطور ہدیہ اپنے پیرو مرشد' نائب اعلیٰ حضرت

محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا

ابوالفضل الحاج الشاہ سردار احمد صاحب

رضوی قادری چشتی صابری فیصل آبادی قدس سرہ العزیز

کی بارگاہ پاک میں پیش کرتا ہوں

ع: گر قبول افتد زہے عزوشرف

سگ بارگاہ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

الاحقر فقیر قادری ابوالمیر **سید محمد ریاض احمد نوری رضوی چشتی**

خطیب جامع مسجد جمال مصطفیٰ (موری دروازہ) لاہور

امام و مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

تقریظات

(۱)

پیر طریقت خطیب پاکستان علامہ حضرت ابوالبیان مولانا الحاج **محمد الٰہی بخش** صاحب قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ خطیب جامع مسجد محمدیہ المینار فاروق اعظم شاہ عالمگیر مارکیٹ لاہور

استاذ القراء حضرت علامہ ابوالمیر سید ریاض احمد شاہ قادری صاحب نے کتاب مسائل قربانی میں بہت سے اہم مسائل ذکر فرمائے۔ ایسے دور میں جبکہ ایسے مضامین کے لئے قوم کے پاس وقت نہیں' اختصار کے ساتھ اس موضوع کو احاطہ تحریر میں لاکر وقت کی ضرورت کو تحریر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی پاکیزہ کتابیں پڑھنے اور پڑھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بندۂ عاصیم

الٰہی بخش قادری

(۲)

پیر طریقت حضرت علامہ الحاج مولانا الحافظ القاری ابوالغفران الشاہ **عظمت اللہ** صاحب دامت برکاتہم قادری رضوی چشتی خطیب نئی انارکلی نیلا گنبد لاہور

عزیز محترم برادر طریقت حضرت مولانا قاری سید محمد ریاض احمد شاہ صاحب نوری رضوی کا تصنیف کردہ رسالہ موسومہ ''یادگار خلیل و ذبیح'' کا مطالعہ کیا جو کہ بے حد مدلل اور مفصل ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سمندر کو کوزہ میں بند کیا ہے اور مشائخ عظام و علماء حق کے فیوض و برکات سے مستنیر ہے۔ اہل اسلام خصوصاً اہل سنت و جماعت کے لئے بے حد مفید اور رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت پیر طریقت شاہ صاحب موصوف کو عمر خضر عطا فرمائے اور ان کا فیض جاری و ساری رہے۔ آمین

العبد

شاہ محمد عظمت اللہ قادری رضوی

(۳)

حضرت علامہ پروفیسر محمد مسعود اختر صاحب ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ
ناظم تعلیمات جامعہ شمسیہ فیض العلوم فیض باغ لاہور

اسلام دین فطرت ہے اس کے احکامات اور اصول و ضوابط کی تہہ میں فطرت انسانیت کے عین مطابق حکمتیں پنہاں ہیں۔ قرآن عزیز نے عقل و تدبر کے استعمال سے ان حکمتوں کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔ ان احکامات میں سے قربانی ایک اہم فریضہ ہے۔ پوری دنیا کے مسلمان ہر سال ۱۰ ذی الحجہ کو قربانی کرتے ہیں۔ قربانی شعائر اسلام میں ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بارگاہ نبوت میں التجا کی کہ مَاهٰذِهِ الْاَضَاحِیُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ قربانیاں ہم کیوں کرتے ہیں۔ جواباً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ هٰذِهٖ سُنَّةُ اَبِیْكُمْ اِبْرَاهِیْمَ کہ یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ یہ قربانی کا پس منظر ہے۔ اس کے تناظر میں دیکھا جائے تو تمام ارکان اسلام کی ادائیگی اور بجا آوری کا طریقہ وہی ہوگا جو کہ منشاء نبوت کے عین مطابق ہوگا۔ قربانی کے بارے میں کئی ایک سوالات عوام والناس کے ذہن میں ابھرتے ہیں کہ ہم قربانی کیوں کرتے ہیں؟ اس کا پس منظر کیا ہے؟ قربانی کس پر واجب ہے؟ اور اسی طرح کے درجنوں مسائل کو جاننے کی تشنگی ان کے ذہنوں میں پیچ وخم اور تزلزل کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔

اس اہم ترین ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جناب قاری سید محمد ریاض احمد شاہ صاحب نے اپنی پوری کوشش اور محنت سے کام کیا ہے۔ دعا گو ہوں کہ یہ کتاب عوام و خواص کی رہنمائی کا سبب بنے۔

مولف کی محنت شاقہ ان کی اُخروی نجات کا ذریعہ ہو اور تمام مسلمانانِ عالم کے علم و عمل میں خلوص اور پاکیزگی پیدا ہو۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

راقم الحروف
مسعود اختر ہزاروی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ
وَعَلٰی اٰلِهٖ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِهٖ الطَّاهِرِیْنَ

اما بعد! ماہ ذوالحجہ اسلامی سال کا آخری مہینہ ہے۔ اس ماہ معظم میں وہ یوم اعظم ہے' جس میں خدا کے پیارے خلیل جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پیارے لاڈلے بیٹے جناب اسماعیل علیہ السلام کو قربان کرنے میں کسی قسم کا دریغ نہ کیا۔ اور امر الٰہی کی ایک انوکھی اور عظیم الشان مثال قائم فرمائی۔ جان و مال اور وطن کی قربانی کے بعد جد الانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم خداوندی کو تسلیم کرتے ہوئے وہ عظیم قربانی پیش کی جو تا ابد الآباد زندہ و تابندہ رہے گی۔ اور آئندہ آنے والی نسلوں کو ایک عظیم سبق دیا' کہ نبی کو نہ جان محبوب ہے' اور نہ وطن اور نہ ہی مال' اور نہ ہی اولاد عزیز ہے۔ نبی رضائے مولا کو مقدم رکھتے ہیں۔ تبھی تو یہ نفوس قدسیہ تمام مخلوق سے اعلیٰ و بالا مقام پر فائز کئے جاتے ہیں۔

نبوت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔ قدرت نے ان نفوسِ قدسیہ میں جو صلاحیت پیدا کی ہے اس کی مثال آپ کے سامنے ہے' کہ دنیوی لحاظ سے جان' مال' اولاد' وطن۔ یہ چار چیزیں نہایت ہی محبوب ہیں' لیکن ان مقربان بارگاہ الٰہی نے ہمیں یہ سبق دیا' کہ ہماری نگاہ میں ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ سب کچھ قربان کر دیتے ہیں۔ ان شاء اللہ اگلے صفحات میں قربانی کا مختصر واقعہ اور مسائل متعلقہ کا بیان کیا جائے گا۔

قرآن مجید فرقان حمید:

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ (پ ۲۳' سورۃ الصٰفٰت)

جل مجدہ العظیم نے ارشاد فرمایا: پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہو گیا کہا اے میرے بیٹے! میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب آپ نے یہ خواب بقرعید کی آٹھویں و نویں اور دسویں شب کو دیکھا۔ روزانہ صبح اٹھ کر اونٹ قربان کرتے رہے۔ آخر دسویں ذی الحجہ کو آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو تیار ہونے کا حکم دیا۔

حضرات علماء کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر العیاذ باللہ جناب اسماعیل علیہ السلام اس معاملہ میں ذرہ بھر بھی تامل فرماتے' تب بھی حضرت خلیل علیہ السلام آپ کو ضرور ذبح کرتے کیونکہ حکم خداوندی مقدم تھا جس کا بجالانا ازحد ضروری تھا۔ جناب حفیظ جالندھری' شاہنامہ اسلام میں اس واقعہ کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں۔

پہاڑی پر سے دی آواز اسماعیل ادھر آؤ

ادھر آؤ خدائے پاک کا ارشاد سن جاؤ

پدر کی یہ صدا سن کر پسر دوڑا ہوا آیا

رکا ہرگز نہ اسماعیل کو شیطاں نے بہکایا

پدر بولا کہ بیٹا آج میں نے خواب دیکھا ہے

کتاب زندگی کا اک نرالا باب دیکھا ہے

یہ دیکھا ہے کہ میں خود آپ تجھ کو ذبح کرتا ہوں

خدا کے نام پہ تیرے لہو میں ہاتھ بھرتا ہوں

کہا فرزند نے اے باپ' اسماعیل صابر ہے

خدا کے حکم پر بندہ بہ تعمیل حاضر ہے

برادران ملت! غور فرمایئے جس بیٹے کی ولادت کے لئے آپ دعائیں مانگتے رہے اور پھر اس بیٹے کو اور اس کی والدہ کو بے آب و دانہ جنگل میں چھوڑ کر آ گئے' جو بڑھاپے کا سہارا اور آپ کے ساتھ کام وغیرہ میں مدد کرتا۔ اس فرزند کے لئے اب شاہی حکم ہوتا ہے کہ اسے میری راہ میں اپنے ہاتھ سے ذبح کرو۔ کتنے حوصلہ کی بات تھی۔ کوئی ایسا نہیں کر سکتا۔ ہاں حضرت خلیل علیہ السلام کا ہی یہ جذبہ ایثار تھا کہ اپنے لاڈلے فرزند ارجمند کو

ذبح ہونے کے لئے فرماتے ہیں۔ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ایسے تابع فرمان بیٹے تھے کہ اطاعت پدر و رضائے مولا کی خاطر اپنی پیاری جان قربان کرنے کو فوراً تیار ہو گئے۔

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی

سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

یہاں ایک بات اور قابل ذکر ہے کہ یہ حکم قربانی کا جناب خلیل علیہ السلام کو خواب میں ہوتا ہے۔ فوراً قربانی کرنے کے لئے تیار ہو گئے کیونکہ نبی کا خواب بھی وحی الٰہی ہوتی ہے یعنی جو آپ کو خواب میں حکم ملا۔ وہ رب تعالیٰ ہی کی جانب سے تھا۔ نہ کہ معاذ اللہ! کوئی شیطانی وسوسہ تھا۔ نبی کی نیند میں اور ہماری نیند میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہم سوتے ہیں تو غافل ہو جاتے ہیں اور اللہ کے نبی سوتے تو یہاں ہیں مگر ہوتے وہاں ہیں یعنی رب سے شاغل و واصل ہوتے ہیں۔ اسی لئے علمائے کرام فرماتے ہیں' کہ اگر آج کسی کو خواب میں کہا جائے کہ اپنے بیٹے کو قربان کرو تو یہ اس کا شیطانی وسوسہ سمجھا جائے گا اور اسے حرام ہے کہ وہ بیٹے کو ذبح کرے۔ یہ بے جا قتل ہو گا جو شریعت مطہرہ میں حرام و ناجائز ہے مگر نبی کو جو خواب کے ذریعہ سے حکم ہو وہ یقینی وحی الٰہی اور حکم خداوندی ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

اب رہی یہ بات کہ آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے رائے کیوں طلب فرمائی۔ جیسا کہ پچھلی آیت کریمہ کے تحت فقیر نے عرض کیا ہے کہ آپ نے پوچھا۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ میرا ذبح کرنا بھی عبادت اور میرے بیٹے اسماعیل کا ذبح ہونا بھی عبادت ہے۔ دونوں باپ عبادت کی نیت کر لیں۔ میری نیت ذبح کرنے کے لئے اور بیٹے کی ذبح ہونے کی نیت ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ عبادت میں نیت تقرب ضروری ہے۔

آگے مولیٰ کریم نے ارشاد فرمایا:

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ (پ ۲۳' سورۃ الصفت)

(تو جب دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا۔) یعنی باپ قربان کرنے کو اور بیٹا قربان ہونے کو پورے پورے تیار ہو گئے۔ اسلما

حشیہ فرمایا۔ دونوں باپ اور بیٹے۔ اس سے معلوم ہوا نہ باپ کے خلوص میں کوئی کمی تھی اور نہ بیٹے کی خالص نیت میں فرق واقع ہوا۔

الغرض: جناب خلیل علیہ الصلوۃ والسلام نے تیز چھری لی اور بیٹے کو ہمراہ لے کر چل دیئے۔ راستے میں پہلے تو جناب ابراہیم علیہ السلام کو شیطان ایک بزرگ کی شکل میں ملا اور بہکانا چاہا' مگر آپ نے شیطان کو تین کنکر مارے۔ (بعد میں حضرت ہاجرہ کے سامنے بزرگی کی شکل میں نمودار ہوا انہوں نے بھی اس کو کنکریاں مار کر بھگا دیا۔) اسی طرح جناب اسماعیل علیہ السلام کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور آپ کو بھی بہکانے کی کوشش کی۔ حضرت خلیل علیہ السلام کے حکم پر جناب اسماعیل علیہ السلام نے تین کنکر مارے۔ یہی آج تک حجاج کرام کو حکم ہے کہ منی پہنچ کر تقریباً سات کنکر مارنے کا حکم ہے جس کو رمی جمار کہتے ہیں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ پیغمبر کی خواب بھی حکم شرعی ہے بلکہ امت کے بعض صالحین کے خواب پر شرعی احکام جاری ہوتے ہیں۔ اذان' صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے خواب میں سنی۔

ابن قیم نے کتاب الروح میں لکھا ہے کہ مومنوں کی خوابوں کا اجماع مثل اجماع امت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کی خواب وحی ہے اور ان کی خواب سے حکم شرعی منسوخ ہو سکتا ہے کیونکہ بلا جرم بچے کا قتل شرعاً حرام تھا مگر اس خواب سے آپ پر ذبح اسماعیل فرض ہو گیا اور یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ ذبح فرزند ان کی شریعت کا حکم نہیں تھا بلکہ خواب کو پورا کرنا تھا جس طرح جناب یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے سجدہ' خواب پورا کیا۔

واقعہ قربانی

القصہ واقعہ قربانی دسویں ذی الحجہ کو منی شریف میں ہوا۔ آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری پھیر دی۔ یہ نقشہ دیکھنے والا تھا کہ باپ اپنے بیٹے کے حلق پر کس حوصلہ سے چھری چلا رہا ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جو احباب

عید قربان کے دن اپنے پالتو جانور ذبح کرنے کے لئے لٹاتے ہیں ان کے بدن میں طاقت نہیں رہتی۔ ہمت پست پڑ جاتی ہے۔ بے اختیار ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش شروع ہو جاتی ہے۔ بعض احباب کو دھاڑیں مارتے' روتے ہوئے دیکھا ہے' ہاتھ کانپ جاتے ہیں۔ تمام جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اتنی جرات نہیں ہوتی کہ اپنے ہاتھ سے ذبح کریں' بلکہ قصاب کو اجازت دے کر آپ چھپ جاتے ہیں۔

حضرات محترم: یہ کیفیت ہوتی ہے جانور ذبح کرنے والوں کی لیکن قربان جائیں جناب خلیل علیہ السلام کے جذبہ ایثار پر اور صدقے ایسی جاں نثاری و قربانی کے جناب اسماعیل علیہ السلام کہ وہ صبر و رضا کے مکمل پیکر بنے ہوئے تھے۔ یہ ان مقربان الٰہی کا حوصلہ تھا اور کوئی اس طرح ہرگز نہ کر سکتا۔

حفیظ جالندھری نے اس کا خوب نقشہ کھینچا ہے۔ فرماتے ہیں۔

پچھاڑا اور گھٹنا سینۂ معصوم پر رکھا
چھری پتھر پر رگڑی ہاتھ کو حلقوم پر رکھا
زمیں سہمی پڑی تھی آسماں ساکن تھا بیچارا
نہ اس سے پیشتر دیکھا تھا حیرت کا نظارا
پدر تھا مطمئن بیٹے کے چہرے پر بحالی تھی
چھری حلقوم اسماعیل پر چلنے ہی والی تھی
مشیت کا دریائے رحمت جوش میں آیا
کہ اسماعیل کا اک رونگٹا کٹنے نہیں پایا

آپ نے چھری چلائی لیکن چھری نے کوئی کام نہ کیا۔ تین مرتبہ ایسا ہوا۔ آخر چھری کو پتھر پر زور سے دے مارا۔ پتھر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ حضرت خلیل علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ

اے چھری! میرے اسماعیل کا گلا پھول کی پتیوں سے نازک ہے وہاں تو تو نے کوئی کام نہیں کیا' ایک رگ بھی نہیں کاٹی اور پتھر پر پڑتے ہی اسے چیر کے رکھ دیا۔

خداوند کریم کی قدرت کاملہ نے چھری کو قوت گویائی عطا فرمائی۔ چھری نے عرض کی۔

اے خلیل علیہ السلام، جب آپ آتش نمرود میں تشریف لے گئے تو آپ کے جسم پاک کو آگ نے کیوں نہ جلایا۔ آپ نے فرمایا۔ آگ کو گلزار بننے کا حکم رب تعالیٰ نے دے دیا تھا۔

چھری نے عرض کی۔ آگ کو تو ایک مرتبہ حکم ہوا تھا اور مجھے تو ستر مرتبہ حکم ملا ہے کہ حلقوم اسماعیل (علیہ السلام) پر ہرگز نہ چلیو!!

آگے قرآن پاک فرماتا ہے جب بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا تو چھری حلقوم اسماعیل پہ چلا دی تو پروردگار عالم نے ارشاد فرمایا:

وَنَادَيْنَٰهُ أَن يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِينَ ○ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَٰٓؤُا۟ الْمُبِينُ○

اس وقت کا حال نہ پوچھ اور ہم نے ندا فرمائی۔ اے ابراہیم بے شک تو نے خواب سچ کر دکھائی۔ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ بے شک یہ روشن جانچ تھی۔

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ نیکی کا عزم بالجزم نیکی ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس آمادگی ذبح کو ذبح قرار دیا گیا اور فرمایا قد صدقت الرؤیا تم نے خواب سچی کر دکھائی اور یہ بھی یاد رکھیں کہ خواب تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھی، مگر خواب سچی کرنے میں جناب اسماعیل علیہ السلام بھی مددگار ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کی اولاد نہایت سعادت مند اور فرماں بردار ہوتی ہے جو سخت مشکل میں بھی منہ نہیں موڑتی۔ اس میں والدین کو تربیت اولاد کا سبق ملتا ہے۔

آگے فرماتا ہے۔ وَفَدَيْنَٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ○ (پارہ ۲۳، والصفت)

اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دیکر اسے بچا لیا۔

جناب جبریل امین علیہ السلام جنت سے دنبہ لے آئے اور جناب اسماعیل علیہ السلام کی بجائے دنبہ ذبح ہو گیا۔ آپ نے خوشی خوشی آنکھوں سے پٹی کو ہٹایا تو ایک دنبہ

ذبح ہوا پڑا ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام صحیح و سلامت ہیں۔ جناب جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی آپ کی قربانی کرنا مقبول ہے اور جناب اسماعیل علیہ السلام کا قربان ہونا یہ بھی نہایت محبوب ہے۔ اس کے بدلہ میں یہ جنتی دنبہ رب تعالیٰ نے بھیجا ہے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ اس کو بڑا فدیہ اس لئے فرمایا کہ اس کی نسبت چونکہ جناب خلیل و ذبیح علیہ السلام سے ہے اس لئے جس کی نسبت بڑوں سے ہو وہ چیز بھی بڑی ہوتی ہے۔ آج تک یہ یادگار قربانی متواتر قائم و دائم ہے اور ان شآء اللہ قائم و دائم رہے گی مگر اس میں خلوص ہو، دکھاوا نہ ہو۔ تقویٰ ہو۔ بارگاہ الٰہی میں مقبول و محبوب ہے نہ کہ نرا گوشت و خون۔ یہ تھا مختصر سا واقعہ قربانی۔

برادران ملت! قرآن کریم کے مقدس کلمات اس کی شہادت دے رہے ہیں کہ یہ ایثار و قربانی کا عظیم واقعہ معمولی بات نہیں۔ یہ صرف نبی کا حوصلہ ہے کہ خود اپنے دست مبارک سے اپنے لخت جگر نور نظر کے حلقوم نازنین پر چھری رکھی ہی نہیں بلکہ چلا دی۔ معلوم یہ ہوا کہ انبیاء کرام والمرسلین علیہم السلام رضائے مولا کے طالب ہوتے ہیں ان کے پیش نظر رضائے مولا کے سوا کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی۔ ان نفوس قدسیہ کا ہر عمل، ہر فعل اور ہر قدم بھٹکے ہوؤں کو بے راہ روی سے ہٹا کر صراط مستقیم پر گامزن کرنا ہوتا ہے۔ ان کی سیرت و کردار قوم کے لئے ایک نمونہ ہوتا ہے۔ ان کے ہر فعل، ہر عمل اور تمام زندگی کے لیل و نہار خلوص پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ کائنات کو گمراہی کے گڑھے سے نکال کر سیدھی راہ اور منزل مقصود تک پہنچانے کا وسیلہ اتم بن کر آتے ہیں بغیر ان کے وسیلہ کے معرفت خدا اور منزل مراد کا حصول ناممکن ہے اسی لئے پروردگار عالم نے ان کے دنیا سے پردہ فرمانے یعنی وصال کے بعد بھی ان کی سیرت طیبہ کے نورانی نقوش کو امت کے لئے باقی رکھا اور ان کے تذکرہ دائمی و ابدی یادگار کو قائم رکھا جیسا کہ قربانی اور حج کے تمام ارکان جناب خلیل و ذبیح علیہ السلام اور جناب ہاجرہ سلام اللہ علیہا کی یادگار ہیں اور یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری و ساری رہے گا۔ (ان شآء اللہ)

حضور سید دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے کہ دس ذوالحجہ کو بنی آدم کا

کوئی عمل درجہ قبولیت کو نہیں پہنچتا ماسوائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ذبح کرنا یعنی خون بہانا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ کے طفیل اس سعی کو قبول فرمائے اور عمل کرنے کی توفیق کامل عطا فرمائے اور مجھے اور تمام احباب کے لئے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین۔

مسائل قربانی

قربانی واجب ہونے کے شرائط

١- اسلام یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں۔

٢- اقامت یعنی مقیم ہونا۔ مسافر پر قربانی واجب نہیں۔

٣- تونگری یعنی مالک نصاب ہونا۔ یہاں مالدار سے مراد وہی ہے۔ جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔ وہ مراد نہیں' جس سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

٤- حریت یعنی آزاد ہونا جو آزاد نہ ہو' اس پر قربانی واجب نہیں کہ غلام کے پاس مال ہی نہیں۔ لہٰذا عبادت مالیہ اس پر واجب نہیں۔

٥- مرد ہونا۔ اس کے لئے شرط نہیں' عورتوں پر بھی واجب ہوتی ہے جس طرح مردوں پر واجب ہوتی ہے۔

٦- اس میں بلوغ شرط ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے اور نابالغ پر واجب ہے تو آیا خود اس کے مال سے قربانی کی جائے گی یا اس کا باپ اپنے مال سے قربانی کرے گا۔ ظاہر روایات سے ثابت ہے کہ نہ خود نابالغ پر واجب ہے۔ اسی پر فتویٰ ہے۔ درمختار وغیرہ بحوالہ بہار شریعت' حصہ پندرھواں۔

مسئلہ

مسافر پر اگرچہ قربانی واجب نہیں' اگر قربانی کر دے تو نفل کا ثواب پائے گا؟

مسئلہ

شرائط کا پورے وقت میں پایا جانا ضروری نہیں بلکہ قربانی کے لئے' جو وقت مقرر ہے' اس کے کسی حصہ میں پایا جانا وجوب کے لئے کافی ہے۔ مثلاً ایک شخص ابتدائے وقت قربانی میں کافر تھا' پھر مسلمان ہو گیا اور ابھی قربانی کا وقت باقی ہے۔ اس پر قربانی واجب ہے جبکہ دوسری شرائط پائی جائیں۔ مالدار ہونا وغیرہ۔

اسی طرح غلام تھا' آزاد ہو گیا۔ اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ یونہی اول وقت میں مسافر تھا اور ابھی قربانی کا وقت باقی ہے۔ مقیم ہو گیا۔ اس پر قربانی واجب ہو گی یا فقیر تھا' وقت کے اندر مالدار ہو گیا اس پر بھی قربانی واجب ہے۔

(عالمگیری بحوالہ بہار شریعت' حصہ پندرھواں)

قربانی کے جانور

قربانی کا جانور عمدہ اور فربہ ہو۔ تمام عیوب سے پاک ہو۔ یہ ضروری خیال رکھیں۔ ان کی اقسام یہ ہیں۔

قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں۔ (١) اونٹ (٢) گائے (٣) بکری' ہر قسم میں اس کی جتنی اقسام ہیں سب داخل ہیں نر اور مادہ۔ خصی اور غیر خصی سب کا ایک حکم ہے یعنی سب کی قربانی ہو سکتی ہے بھینس گائے کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ بھیڑ اور دنبہ بکری میں داخل ہیں ان کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہئے۔ اونٹ پانچ سال کا' گائے دو سال کی۔ دنبہ یا بکرا ایک سال کا ہو اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں' زیادہ ہو تو جائز ہے بلکہ افضل ہے ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ وہ دور سے دیکھنے میں سال کا معلوم ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (درمختار بحوالہ بہار شریعت)۔

طریقہ قربانی

اپنے جانور کو چارہ اور پانی دیں۔ یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں اور ایک کے سامنے دوسرا ذبح نہ کریں۔ چھری پہلے تیز کر لیں۔ ایسا نہ کریں کہ جانور کو گرانے کے بعد اس

کے سامنے چھری تیز کی جائے۔ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو اور اپنا داہنا گھٹنا اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے۔

دعا

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کر ذبح کریں۔

ذبح کرنے کے بعد

اور اگر قربانی اپنی طرف سے ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور اگر قربانی دوسرے کی طرف سے ہو تو مِنّی کی جگہ مِن کے بعد اس کا نام لے۔

قربانی کا گوشت تقسیم کرنے کا طریقہ

قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جائیں۔

ایک حصہ فقراء میں تقسیم کیا جائے۔

دوسرا حصہ دوست احباب کے ہاں بھیجے اور

تیسرا حصہ اپنے گھر والوں کے لئے رکھے۔ اس میں سے خود بھی کھائے اور اپنے اہل وعیال کو اگر زیادہ ہوں تہائی سے زیادہ بلکہ کل بھی رکھ سکتا ہے۔

قربانی کا چمڑہ کھال وغیرہ اپنے کام میں بھی لاسکتا ہے یا کسی نیک کام کے لئے دے دے۔ مثلاً مسجد یا دینی مدرسہ کو دے دے یا کسی فقیر کو دے۔ بعض جگہ یہ چمڑا امام

مسجد کو دیا جاتا ہے اگر امام کی تنخواہ میں نہ دیا جاتا ہو بلکہ امام کی مدد کے طور پر ہو تو کوئی حرج نہیں۔

تکبیر تشریق

نویں ذوالحجہ کی فجر سے لے کر ہر نماز باجماعت کے بعد تیرھویں کی عصر تک ایک مرتبہ بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ.

اگر جماعت سے رہ جائے تو اکیلا بھی پڑھ سکتا ہے اگر امام بھول جائے تو مقتدی یاد کرادیں۔ عورتیں اپنے گھروں میں پڑھیں لیکن آہستہ آواز سے۔

نمازِ عید

نماز عید کی نیت یہ ہے:

نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الاضحیٰ واجب ساتھ زائد چھ تکبیروں کے۔ پڑھنی خاص واسطے اللہ تعالیٰ کے' منہ طرف کعبہ شریف کے' پیچھے اس امام صاحب کے۔

پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لے۔ پھر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھے اور امام کے ساتھ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر چھوڑ دے۔ اسی طرح تیسری مرتبہ اللہ اکبر دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھا کر کہے اور پھر ہاتھ باندھ لے۔ امام الحمد شریف وسورۃ ملا کر پڑھے گا۔ خاموشی کے ساتھ سنے اور رکعت پوری کرنے کے بعد امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے۔ دوسری رکعت میں امام پھر الحمد شریف کے ساتھ سورت پڑھے گا۔ مقتدی خاموش سنتا رہے اور پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر کانوں کی لو تک لے جائے اور امام کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔ اسی طرح تین مرتبہ ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھانے کے بعد اللہ اکبر کہے۔ چوتھی مرتبہ امام کے ساتھ اللہ اکبر بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے کہہ کر رکوع کرے۔ دونوں رکعت پوری کرنے کے بعد امام خطبہ پڑھے گا۔ خطبہ غور سے خاموشی کے ساتھ سنیں۔

بعد میں دعا مانگیں۔ف اس کے بعد ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ و معانقہ کریں کہ یہ سنت ہے۔

یہ مختصر واقعہ قربانی اور مسائل ذکر کیے گئے۔ مولا تعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ التحیۃ والسلام کے صدقہ سے قبول فرمادے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قارئین اگر اس رسالہ میں کسی قسم کی کوئی غلطی دیکھیں۔ تو بجائے اعتراض کرنے کے اصلاح فرمادیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی تصحیح کرلی جائے۔

ناظرین کرام:

اس کتابچہ کو پڑھنے کے بعد فقیر کے لیے دعائے خیر ضرور فرمائیں۔ رب العزت اپنے پیارے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اسے قبول فرمائے۔ آمین۔